# سوال

(108) محبت اور شادی

# جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک لڑکے سے محبت کرتی ہوں اور ہم دونوں نے اللہ کو حاضر ناظر جان کر شادی کا عہد وپیمان بھی کرلیا ہے۔ اس کے بعد اس لڑکے نے میرے گھر والوں سے میرا رشتہ مانگا تو میرے گھر والوں نے انکار کردیا۔ کیوں کہ وہ میری شادی کسی اور سے کرانا چاہتے ہیں۔ تو کیا اس عہد وپیمان کے بعد میرا کسی اور سے شادی کرنا جائز ہوگا؟

---

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی شریعت کے مطابق شادی ایک ایسا بندھن ہے جسے درج ذیل متعلقین کی باہمی رضامندی کے بعد ہی عمل میں آنا چاہیے:

1۔ اسلام نے حکم دیا ہے کہ لڑکی کی رائے ضرور معلوم کرنی چاہیے۔ اس پر کسی قسم کی زبردستی نہ ہو۔ اس کی شادی زبردستی اس شخص سے نہ کرائی جائے، جسے وہ ناپسند کرتی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نکاح کو فسخ قرار دیا جس میں لڑکی کی شادی ایسے شخص کے ساتھ کرادی گئی جسے وہ ناپسند کرتی تھی۔ ایک دوسری حدیث ہے کہ ایک لڑکی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ میرے والد میری شادی ایسے شخص سے کرانا چاہتے ہیں جسے میں سخت ناپسند کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم شادی کرلو، جیسا تمہارے والد چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں اس شخص کو ناپسند کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ اپنے والد کی بات مان لو۔ لڑکی نے بار بار انکار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار اسے اپنے والد کی بات مان لینے پر اصرار کیا۔ اس لڑکی کے معصم انکار کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اس بات کا پورا حق ہے کہ تم اس شادی سے انکار کردو اور اس کے والد کو حکم دیا کہ اسکی پسند سے شادی کرائی جائے۔ اس پر لڑکی نے کہا کہ اب میں اپنے والد کی پسند سے شادی کرتی ہوں۔ میں تو صرف لوگوں کو یہ بتانا چاہ رہی تھی کہ اپنی لڑکیوں پر اس قسم کی زبردستی جائز نہیں ہے۔

2۔ اس طرح لڑکی کے ولی کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ حدیث ہے:

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ» ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ"

''جس عورت نے بغیر اپنے ولی کی اجازت کے خود سے اپنی شادی کرلی، اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے''

شریف لڑکی کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ اپنا رشتہ خود تلاش کرے اور خود سے اپنی شادی کرلے۔ آج کل اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لڑکے بھولی بھالی لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر گھر سے بھگا لے جاتے ہیں اور کسی اور جگہ جا کر شادی کرلیتے ہیں۔ اس میں لڑکے کے گھر والوں کی رضامندی شامل نہیں ہوتی ہے۔ لڑکی کو ہوش اس وقت آتا ہے، جب اسے یہ پتا چلتا ہے

کہ اس کے ساتھ زبردست دھوکا ہوا ہے۔ لیکن اب وہ دھوکے بازوں کے دام میں اس طرح پھنس چکی ہوتی ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ شریعت نے ولی کی رضامندی کو ضروری قرار دے کر لڑکی کی عزت وشرافت کی حفاظت کا بندوبست کیا ہے۔

3۔ اسی طرح لڑکی کی ماں سے مشورہ کرنا بھی ضروری ہے۔ حدیث ہے:

"آمِرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ" (مسند احمد)

''عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے سلسلے میں مشورہ کرو''

اس حدیث کی رو سے لڑکیوں کی شادی سے متعلق ان کی ماؤں سے مشورہ کرنا بھی ضروری ہے۔ کیوں کہ مائیں باپوں کے مقابلے میں اپنی بیٹیوں کی طبیعت، ان کی پسند وناپسند اور ان کے میلان ورجحان کو زیادہ بہتر طور پر جانتی ہیں۔

جب یہ تینوں متعلقین کسی رشتے کےلیے باہم رضامند ہوں تب ایسی شادی عمل میں آتی ہے جسے ہم واقعی خانہ آبادی سے تعبیر کر سکتے ہیں اور جسے اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں مودت ورحمت اور سکون کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

جہاں تک آپ کے سوال کے جواب کا تعلق ہے تو میں یہ کہوں گا کہ آپ کا بغیر اپنے ولی کی اجازت کے کسی لڑکے کے ساتھ شادی کا عہد وپیمان کر لینا صحیح نہیں ہے کیوں کہ جیسا کہ میں نے بتایا ولی کی رضامندی کسی بھی شادی کےلیے ضروری ہے۔ اور آپ کا معاملہ یہ ہے کہ ولی کی رضامندی تو دور کی بات ہے ولی کو اس رشتے کا علم نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اس عہد وپیمان کو ٹوٹنے دیں۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس عہد وپیمان کی کوئی قیمت بھی نہیں ہے اس لیے کہ آپ کے ولی کی رضامندی اس میں شامل نہیں ہے۔ اس عہد کے ٹوٹنے کا خوف آپ کو نہیں ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی میں ولیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی بیٹیوں کی پسند وناپسند کا ضرور خیال کریں اس لیے کہ شادی کو کامیاب بنانے میں اس پسند وناپسند کا بڑا دخل ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی یوسف القرضاوی

## عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 243

### محدث فتویٰ